ضلع عدالت فرخ‌نگر نے 17 سالہ لڑکی کو ’’ہندو رسم‘‘ کے تحت 3 مرد میں بانٹنے کا حکم دے دیا

(عدالت رپورٹر کی رپورٹ)

سپریم کورٹ نے 7 مارچ کو ایک ایسے فیصلے کو معطل کر دیا جس کے تحت ایک 17 سالہ لڑکی کو تین مردوں میں بانٹنے کا حکم دیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ ’’کسی انسان کو جائیداد کی طرح تقسیم کرنے کا تصور آئین کے بنیادی ڈھانچے سے متصادم ہے‘‘۔ یہ فیصلہ ضلع عدالت فرخ‌نگر کے 15 فروری کے حکم کے خلاف دائر اپیل پر سنایا گیا۔

ضلع عدالت نے لڑکی کے والد کی درخواست پر یہ حکم دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ لڑکی نے ’’اپنی مرضی سے‘‘ تین بھائیوں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عدالت نے اس بنیاد پر لڑکی کو ’’ایک ہی گھر میں رہنے والے تین مردوں کے درمیان یکساں طور پر تقسیم‘‘ کرنے کا حکم دیا۔ لڑکی کی عمر اس وقت 17 سال 4 ماہ تھی۔

سپریم کورٹ کے جسٹس ارشد منیر اور جسٹس فرحانہ کوثر پر مشتمل بینچ نے 7 مارچ کو سماعت کی۔ بینچ نے کہا کہ ’’کسی انسان کو جائیداد کی طرح تقسیم کرنے کا تصور آئین کے بنیادی ڈھانچے سے متصادم ہے‘‘۔ بینچ نے کہا کہ ’’ہندو رسم‘‘ کا دعویٰ ’’ثبوت کے بغیر‘‘ ہے اور ’’عدالت کو ایسی رسم کو تسلیم کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو انسانی وقار کی نفی کرتی ہو‘‘۔ بینچ نے کہا کہ ’’ہندو رسم‘‘ کا دعویٰ ’’ثبوت کے بغیر‘‘ ہے اور ’’عدالت کو ایسی رسم کو تسلیم کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو انسانی وقار کی نفی کرتی ہو‘‘۔

لڑکی کے والد نے اپنی درخواست میں کہا تھا کہ لڑکی نے ’’اپنی مرضی سے‘‘ تین بھائیوں کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عدالت نے اس بنیاد پر لڑکی کو ’’ایک ہی گھر میں رہنے والے تین مردوں کے درمیان یکساں طور پر تقسیم‘‘ کرنے کا حکم دیا۔ لڑکی کی عمر اس وقت 17 سال 4 ماہ تھی۔

سپریم کورٹ کے جسٹس ارشد منیر اور جسٹس فرحانہ کوثر پر مشتمل بینچ نے 7 مارچ کو سماعت کی۔ بینچ نے کہا کہ ’’کسی انسان کو جائیداد کی طرح تقسیم کرنے کا تصور آئین کے بنیادی ڈھانچے سے متصادم ہے